جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

تحریر: میاں معاذ رزاق

مغربی تہذیب سے متاثر ہمارے مسلمان،

جنھوں نے اپنی تہذیب و روایت کو بھول کر غیر اسلامی روایات کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا،

اور ایسے حالات میں اسلام کی بات کرنے یا اسلام کو واقعی ایک مکمل نظام حیات ماننے والوں کا بائیکاٹ کر دیا،

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی جاہلانہ تاویلیں شروع کر دی،

تو تاریخ گواہ ہے کہ وہ مسلمان کیا سے کیا ہو گئے،

جب انہوں نے دین کو چھوڑ دیا تو اللہ نے انہیں دنیا کی ایسی محبت میں مبتلا کر دیا کہ یہ صبح و شام اپنی پیاس بجھانے کے لیے بے چینیوں کے سمندر میں غوطے لگانے لگے، انکی زندگی پریشانیوں اور یکے بعد دیگر آنے والے مصیبتوں کی آماجگاہ بن گئی،

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ یہی نام نہاد مسلمان ان مسائل کے حل کے لیے کانفرنس منعقد کرنے لگے،

لیکن کسی کو بھی یہ خیال نہ آیا کے اسکا واحد حل اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہے...

بے دین اور سیکولر لوگوں سے ہم کیا گلہ کریں،

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

جب دیندار طبقہ کی اکثریت نے بھی معاشرے کا اثر قبول کرتے ہوے اسلام کو صرف عبادات تک محدود تصور کر لیا ہے،

یہی وجہ نکلی کہ آج ہمارا دیندار طبقہ بھی پریشانیوں کا شکار نظر آتا ہے،

لیکن بات وہی پر آجاتی ہے کہ ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتایے ہوئے حل کی طرف آتے ہی نہیں.

اس چھوٹی سی تمہید کے بعد ایک اہم مسلہ کی طرف آتے ہیں،

جو آجکل اگر ہر دوسرے کو نہیں تو تیسرے بندے کو درپیش ہے،

ہم ان صفحات میں اس اہم مسلہ کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں،

کیونکہ یقیناً فلاح کا ذریعہ قرآن و سنت ہی ہے،

اب وہی بندہ مانے گا جس کے دل میں آخرت کے ہولناک مناظر میں اللہ کو جواب دہی کا احساس موجود ہو،

جو واقعی اللہ کا حکم ماننے کو تیار ہو،

جو اپنے نبی علیہ سلام کا عاشق ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہ کرتا ہو بلکے ان کے احکامات کے آگے اپنی عقل کے گوڑھے دوڑانے کے بجاے اپنا سر جھکاتا ہو.

آج کل معاشرہ جنسی بے راہ روی کا شکار ہے،

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے؟

معاشرہ دن بدن بے حیائی کی طرف سرک رہا ہے،

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ناجائز تعلقات بنانے کو باعث فخر تصور کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کے سامنے تفخر سے ان باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں،

موضوع کی طوالت کی وجہ سے مزید تفصیل میں نہیں جاتے،

ہر ایک جانتا ہے کہ آج کل کیا ہو رہا ہے،

بہر حال سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟

کیوں نوجوان نسل ان کاموں میں ڈوبتی جا رہی ہے؟

کیا اسکا کوئی حل بھی موجود ہے؟

کیا بے حیائی کہ اس بڑھتے ہوے سیلاب کے آگے بند باندھا جا سکتا ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جو ہر عاقل و بالغ کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں،

آیئے ایک اجمالی نظر اس مسلہ کی حقیقت اور حل کے لیے قرآن و سنت پہ ڈالتے ہیں..

یاد رکھے اللہ پاک نے انسانی فطرت میں چند تقاضے رکھے ہیں، مثلا کچھ وقت گزارنے کے بعد انسان کو بھوک محسوس ہوتی ہے تو ہر انسان کھانے کا بندوبست کرتا ہے، پیاس محسوس ہوتی ہے تو پانی پینے کا انتظام کرتا ہے وغیرہ۔۔۔

اسی طرح جب انسان بالغ ہو جاے تو اسے اپنے اندر شہوت کا جنسی تقاضا محسوس ہوتا ہے، اس تقاضے کو انسان کچھ عرصے کہ لئے تو ضبط کر سکتا ہے مگر اس کو پورا کیے بغیر سکون نہیں پا سکتا، اس کائنات کے خالق

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

حقیقی نے اس تقاضے کا ذکر قرآن میں فرما کر اس کی حقیقت آشکارا کر دی، اللہ پاک فرماتے ہیں:

"عورتیں تمہارا لباس ہیں، اور تم عورتوں کا لباس ہو."

(سورۃ البقرہ، آیت 187)

اسی طرح شہوت کو پورا کرنے کے جائز طریقہ کی طرف اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

"عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو"

(سورۃ نساء، آیت 3)

یاد رکھئے شہوت کی حالت میں طبیعت میں عجیب طرح کا انتشار و اضطراب ہوتا ہے، ایسی حالت میں نہ عبادت میں دل لگتا ہے، نہ تسلیوں سے کوئی اور کام ہوتا ہے. دل و دماغ پر ایسا نشہ چھا جاتا ہے کے اسے پورا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ پاک انسانی فطرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کے پیدا کیا ہے تمہارے نفسوں سے تمہارے لئے جوڑے (مرد کے لئے عورت، عورت کے لئے مرد) تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو"

(سورۃ روم، آیت 21)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کے مرد و عورت ایک دوسرے کے لیے قدرت کی بہترین نشانیاں ہیں، انہیں ایک دوسرے سے مل کر سکون نصیب ہوتا ہے۔

قرآنی آیت کی صراحت سے یہ بات صاف ظاہر ہو چکی کے،

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے؟

1) شہوت انسانی فطرت میں شامل ہے،

2) شہوت کو جنس مخالف سے پورا کر کے ہی انسان کو سکون ملتا ہے ۔

اب جب کہ یہ باتیں واضح ہو چکی ہیں، تو دیکھتے ہیں کے شہوت پورا کرنے کا اسلام نے کیا طریقہ بتایا ہے، یاد رکھئے اسلام میں مرد یا عورت کو اپنی شہوت پوری کرنے کا واحد راستہ نکاح ہے لیکن پہلے نکاح کی شر عی حیثیت جاننا ضروری ہے۔

دونوں جہانوں کے سردار، محسن انسانیت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نے فرمایا:

"جس بندے نے شادی کر لی اس نے آدھا دین پورا کر لیا"

(مشکوٰۃ، کتاب النکاح)

عفت و پاک دامنی کی زندگی گزارنے کے لیے شادی بہترین علاج ہے نبی (علیہ سلام) نے فرمایا:

"جو بندہ اللہ سے پاک صاف ملنا چاہے اسکو شریف عورتوں سے شادی کرنی چاہئے"

(مشکوٰۃ، کتاب النکاح)

یاد رکھے غیر شادی شدہ آدمی مجاہدہ کر کے اپنے آپ کو جنسی گناہ سے بچا بھی لے تو بھی اپنے دل دماغ کو جنسی خیالات سے نہیں بچا سکتا، اس لیے کسی وقت بھی گناہ میں ملوث ہونے خطرہ موجود رہتا ہے.

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

اسی لیے نبی (علیہ سلام) نے فرمایا:

"جو بندہ میری فطرت اسلام سے محبت رکھتا ہے اسے چاہیے کے میری سنت اختیار کرے، اور میری سنت نکاح ہے ۔" (بیہقی)

یادرکھے آج کل مغرب پرست مسلمان گرل فرینڈز یا بوائے فرینڈز کو رکھنا تو برداشت کر لیتے ہیں، لیکن جب نکاح کی بات آجائے تو کھلی مخالفت پر اتر آتے ہیں.

عاشقان رسول کہلوانے اپنے محبوب (علیہ سلام) کا ارشاد یادرکھے، آپ (علیہ سلام) نے فرمایا:

"میں شادی کرتا ہوں، پس جو میرے طریقہ (نکاح) سے انحراف کرے، وہ مجھ سے نہیں۔"

(بخاری، باب: ترغیب النکاح)

"مجھ سے نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس سے زیادہ سخت انداز اور کیا ہو سکتا ہے ؟

حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) چونکہ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا لہٰذا یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کے انکی تعلیمات قیامت تک کے آنے والے لوگوں کے لیے ہے،

آپ (علیہ سلام) نے فرمایا:

"جب کسی کے ہاں بچہ (لڑکا یا لڑکی) کی ولادت ہو تو اسے چاہیے کے اسکا عمدہ نام رکھے اور اس کی بہترین تربیت کرے، پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اُس کا نکاح کر دے ، اگر بالغ ہونے کے بعد (اپنی غفلت، لاپرواہی اور دنیوی تکلفات کی وجہ سے) اسکا نکاح نہیں کیا اور وہ کسی بھی گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کے گناہ

کا وبال **والد** پر ہو گا ".

(مشکوٰۃ، حدیث 3138)

لیکن اس حدیث کے مخالفت ہمارے لوگ کیسے کرتے ہیں ملاحظہ ہو،

افسوس آج کے مسلمان کہتے ہے کے وہ صحابہ کا زمانہ تھا آج یہ نہیں کر سکتے ہم، گویا کے انکے کہنے کا مقصد یہ ہے کے آپ (علیہ سلام) کی تعلیمات اُس دور تک محدود تھی، آج کے زمانے میں وہ قابل عمل ہی نہیں ۔

یاد رکھیں ایسا عقیدہ رکھنے والا یا ایسی بات کرنے والا رسول اللہ کے خاتم لانبیاء ہونے کا منکر ہو جاتا ہے، گویا اسکے کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کے آج کے دور کے لیے کسی نئے نبی کو آنا چاہیے (معاذاللہ) جو اس دور کے مطابق احکام بتائے........

اسلام دشمنوں کی محنت کی وجہ سے چونکہ آج مسلمانوں کے ذہن یکسر بدل چکے ہیں، اس لئے جب بھی کسی اسلام کی بات کا کہا جائے تو وو تاویل نکالنا شروع کر دیتے ہیں.

عموماً جو ایک عام اعتراض ایسے موقع پر سامنے آتا ہے وہ یہ کے

"ابھی تو یہ کما بھی نہیں سکتا، جب پیسہ ہو گا، نوکری ملے گی، تب نکاح کے بارے میں سوچا جائے گا"

یاد رکھے اس اعتراض کا جواب اللہ پاک نے خود قرآن مجید میں دیا ہے، اللہ فرماتے ہیں:

"اگر وہ تنگدست ہو تب بھی انکا نکاح کرو، اللہ انکو اپنے فضل کرم سے غنی کر دیگا، اور اللہ پاک بہت وسعت دینے والا، خوب جاننے والا ہے"

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے؟

(سورۃ النور، آیت 32)

اس آیت میں کتنے صاف الفاظ میں ایسے لوگوں کی بہانہ گری کا جواب خالق کائنات نے خود دیا ہے، لیکن افسوس کے آج "اللہ پاک رازق ہیں، مالک ہیں، خالق ہیں" کہنے والے تو آپ کو لاکھوں کی تعداد میں ملیں گے، لیکن اللہ کی باتوں پر یقین کرنے والے کم ہی ملیں گے۔

یہاں ایک بات ذہن میں رکھ لیں کے انسان خراب ہی جوانی میں ہوتا ہے، اگر اسکی جوانی ہی گناہوں میں گزر جائے اور وہ پاک دامنی سے محروم ہو جائے تو پھر تعلیم مکمل کرنے اور نوکری ملنے کے بعد جب وہ 25،26 سال کا ہو چکا ہو اسے شادی کی کیا ضرورت؟

کیوں کہ ایک مرتبہ گناہوں کی لت پڑھ جائے تو چڑانا مشکل ہے۔

سورۃ النور، آیت 32 کے بارے میں جن لوگوں نے یہ تاویل نکالی ہوتی ہے کے تعلیم مکمل کرنے کے بعد یا نوکری ملنے کے بعد شادی کرنی چاہئیے تو یہ انکی اس ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے کے وہ دنیا کو دین پر فوقیت دیتے ہیں، کیونکہ انکا مقصد ہی یہی دنیا ہوتی ہے، انھیں اس سے کیا کہ کوئی نکاح نہ کرنے کی وجہ سے جنسی بے راہ وری کا شکار ہو جائیگا (جیسا کے آج کل کے نوجوان ہو چکے ہیں)، بس پیسے کمانے لگ جائے تا کہ دنیا کی زندگی عیش و آرام سے گزرے،

باقی آخرت کی فکر کسی کو بھی نہیں ہے، کہ ایسا کر کے کتنے لوگ اپنے ایمانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں،

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں لوگوں کے شکوک کو دور کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

"اگر تمہیں تنگدستی کا اندیشہ ہے تو اللہ تعالٰی عنقریب تمہیں اپنے فضل و کرم سے غنی کر دیگا، اگر اسے منظور ہوا"

(سورہ توبہ، آیت 28)

آج لوگ پریشان اسی وجہ سے ہیں کہ جن چیزوں کو خالق کائنات نے کشادگی رزق کی وجہ قرار دیا ہے اُن سے تو ہمارے لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور دنیاوی لوازمات کے پیچھے بھاگتے ہیں، جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کے دین بھی ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور دنیا میں بھی بے چین رہتے ہیں ہمیشہ،

حدیث شریف میں کشادگی رزق کا سبب بیان کرتے ہوئے جن صفات کو اپنانے کی تاکید کی گئی ہے ان میں سے دو یہ ہیں:

1) پاکدامنی کے لیے شادی کرنا۔ (سنن نسائی، حدیث 3218)

2) اللہ کی ذات پر توکل کرنا۔ (مسند احمد، حدیث 205)

لیکن افسوس کہ ہمارے دیندار بھی آجکل ان 2 صفات سے محروم نظر آتے ہیں اور معاشرے کی رسومات بد اور غلط رواجوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں.

کیا کوئی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرکے اور انکے احکامات کے غلط تاویلات نکال کر چین و سکوں پا سکتا ہے ؟

صحابہ (رضوان اللہ اجمعین) جنہوں نے پوری دنیا پر حکمرانی کی،

ان کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں ؛

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

=> حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لوگوں تم اللہ تعالیٰ کے "**حکم نکاح**" کی تعمیل کرو، اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ (غنی بنانے کا) پورا کر دینگے۔"

=> حضرت عروہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورتوں سے نکاح کر و وہ تمہارے لئے مال لائینگی (یعنی رزق میں کشادگی کا باعث بنے گی)۔"

=> حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمائے ہیں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نکاح کے ذریعے غنا تلاش کرو"

اور

=>حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے اس شخص پہ حیرت ہوتی ہے جو یہ آیات سننے کے بعد بھی نکاح نہیں کرتا۔

(مجمع الزوائد)

لیکن (صحابہ رضوان اللہ اجمعین) کی مثالیں دیتے ہوئے تو لوگ آپکو بہت ملینگے، لیکن اُنکی سیرت اپنانے والے بہت کم ملیں گے۔

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

ہم نے اس مضمون میں اس مسلہ کی حقیقت ہدایت کے سر چشموں قرآن وحدیث نبوی اور صحابہ رضوان اللہ صحابہ اجمعین کے ارشادات کی روشنی میں بتلائ،

یادرکھیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں انکے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

"کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام اور نامراد لوگ کون ہیں؟

جنھوں نے خود کو دنیا کی زندگی کے لیے گمراہ کیا،

وہ سمجھتے رہے کے وہ خود بہت اچھے کام کر رہے ہیں،

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے مالک کی آیتوں اور اسکے سامنے پیش ہونے کا انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہو گئے،

انہی کے لیے جہنم ہے"

(سورہ الکھف، آیات 103-106)

ہمیں ان واضح باتوں سے عبرت پکڑ کر اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئیے،

وگرنہ یہ معاشرہ اور بھی بگڑتا ہی جائیگا-

اعتراض:

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جنھوں نے شادی کی ہے انکی زندگی کو دیکھو کتنی مشکلوں میں گزر رہی ہے ؟

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

جواب:

یاد رکھیں اُنہوں نے بھی شادی شریعت کے مطابق نہ کی ہو گی۔

جس شادی میں نبی (علیہ سلام) کے احکامات کی دھجیاں اُڑھائی جائے، اللہ کے حرام کردہ آلات موسیقی کا بے دریغ استعمال کیا جائے، ہندوانہ رسوم ورواجات جیسے مہندی وغیرہ اپنائی جائے، تو وہ رشتہ کیوں کر مشکلات میں مبتلا نہ ہو گا؟

بھلا اللہ سے بغاوت کر کے بھی کوئی خوش رہ سکتا ہے؟

یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ آج کل جو لوگ شادی شدہ لوگوں کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو کتنی پریشانی کی زندگی گزار رہا ہے،

تو اسکا مطلب نہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقہ اس دور میں نہیں چلتا،

بلکہ ہم لوگ پورے دین میں داخل نہیں ہوتے اس وجہ سے ایسا ہوتا ہے،

اگر کوئی قرآن مجید اٹھا کر دیکھ لے تو اس میں صاف لکھا ہوا دکھ جائیگا کہ:

"جو تم کو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمھارے ہاتھوں کی کمائی ہے"

(سورۃ شوریٰ، آیت ۳۰)

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے ؟

اب خود دیکھ لیں آج شادیاں کن کے طریقوں پر ہو رہی ہیں ؟

بہت سی غلط رسموں رواج کو اپنا کر جب شادی کی جائے،

اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کی جب دھجیاں اڑھائی جائیں، تو وہ شادی کیسے کامیاب رہ سکتی ہے ؟

اس لئے براہ کرم ایسی شادیوں کی مثال ہی پیش نہ کی جائے کیوں کہ ہم ایک مکمل سنت کے طریقے پر ہونے والی نکاح کی بات کر رہے ہیں۔

اعتراض:

لوگوں کو چاہیئے کے اپنی شہوت کو تعلیم مکمل کرنے تک قابو میں رکھیں !

جواب:

اللہ نے ہر انسان میں کچھ فطری ضروریات رکھی ہیں، جیسے پیاس، بھوک وغیرہ !

اگر ایک بندہ سخت پیاسا ہو، بہت زوروں کی پیاس لگی ہو، اور آپ اسے کہے کے خیر ہے بیٹا صبر کر لو، اپنی پیاس کو برداشت کر لو، تو وو کیا برداشت کر لے گا ؟؟

اسی طرح اگر کوئی انسان سخت بھوکا ہو، 3،2 دن کھانا نہ کھایا ہو، اور وہ آپ سے کھانا کھانے کا مطالبہ کر دے، اور آگے سے آپ اسے کہو کہ خیر ہے بیٹا صبر کر لو، تو کیا وہ اتنی بھوک برداشت کر پائے گا ؟؟

یقیناً کسی بھی عاقل انسان کا جواب "نہیں" میں ہو گا،

اور جب ایسے پیاسے کو صاف پانی نہ دیا جائے تو وہ مجبور ہو کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے گٹر کا پانی پی لیتا ہے،

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے؟

اسی طرح بھوکا بھی جب حلال خوراک تک رسائی حاصل نہ کر سکے تو مجبوراً سور کا گوشت کھالیتا ہے۔
اسی طرح شہوت، جو بھوک اور پیاس سے زیادہ خطرناک ضرورت ہے، کیوں کے بھوک اور پیاس تو صرف جان لیتے ہیں، مگر شہوت تو ایمان لیجاتا ہے، اُس کے بارے میں کوئی کیسے کہ سکتا ہے کے بیٹا 25،26 سال تک صبر کرلو؟؟

کیا ایمان اتنی گری ہوی چیز ہے؟ ذرا سوچیئے کل اللہ کے سامنے حاضری بھی دینی ہے!

اعتراض:

نکاح تعلیم کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے!

جواب:

اولاً تو یہ بات یقینی نہیں کہ نکاح سے تعلیم میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، کیوں کہ ایسے لاکھوں لوگ موجود ہیں جنہوں نے نکاح نہیں کیا پھر بھی تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے،

اور جو لوگ دلچسپی لیتے ہیں وہ ہر قسم کے حالات میں اپنا مقصد حاصل کر لیتے ہیں،

اس کے ساتھ ساتھ جس نوجوان کو نکاح کی ضرورت ہو لیکن ماں باپ انکار کر دیتے ہیں ایسا بندہ پڑھائی کے وقت مختلف وسوسوں میں گرا ہوتا ہے جبکہ اس کہ بر عکس جس نوجوان کی شادی کر دی جاتی ہے سنت طریقہ سے تو شیطانی وساوس کا شکار نہیں ہوتا اور مزید یہ کہ اُسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہونے کی وجہ سے زیادہ محنت کرتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اُسکی مدد اللہ اپنے اُوپر لازم کر دیتا ہے، ملاحظہ کرے:

مفہوم حدیث:

جو شخص گناہ سے بچنے کیلئے نکاح کرتا ہے اسکی مدد کرنے کو اللہ نے اپنے اوپر لازم اور ضروری قرار دیا ہے

(سنن نسائی، حدیث 3218)

اب جسکی مدد اللہ اپنے اوپر لازم کر دے کیا وہ کسی شعبہ میں ناکام ہو سکتا ہے ؟ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بتائے۔

اعتراض:

شادی کی وجہ سے اُس لڑکے کی آزادی ختم ہو جاتی ہے !

جواب:

اگر آزادی سے مُراد اپنے ایمان کو داؤ پہ لگانا ہے تو ایسی آزادی سے بھی پناہ مانگنی چاہئے کیوں کہ ایمان سے بڑی دولت اور کوئی چیز نہیں۔

اور پھر ہمیں یہ حدیث یاد رکھنی چاہئے:

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا،

"دنیا مومن کے لئے **قید خانہ** جبکہ کافر کے لئے جنت ہے"۔

(مشکوٰۃ، صفحہ 439)

جس طرح قید خانہ میں بندہ سب کچھ جیل چلانے والے کی ہدایات کے مطابق کرتا ہے، اسی طرح مومن کی نشانی بھی یہ ہے کہ وہ اپنی عقل کے مطابق نہیں بلکہ اپنے اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ کیوں کی اصل زندگی آنے والی ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے،

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

جنسی بے راہ روی کی روک تھام، مگر کیسے؟

یاد رکھے مومن اور کافر کی سوچ میں بنیادی فرق یہی ہے کہ کافر صرف اس دنیا کی سوچتا ہے جبکہ مومن آخرت کے بارے میں سوچتا ہے۔

کافرانہ سوچ یہ ہے کہ "**میرے** مرنے کے بعد میرے بچوں کا کیا ہو گا" جبکہ مومن کی سوچ یہ ہے کے "میرے **بچوں** کے مرنے کے بعد میرے **بچوں** کا کیا ہو گا"۔
ذرا سوچئے، ہم کس سوچ کے حامل ہیں؟

ایک مغالطہ اور اُسکی اصلاح:

آجکل اکثر والدین کے ذہنوں میں یہ بات آتی ہے کے ان بچوں کو ہم کھلا رہے ہیں،
اگر یہ ابھی دوران تعلیم نکاح کرینگے تو خرچہ بڑھے گا، حالانکہ یہ بات بلکل غلط ہے،
کیسے؟
وہ ایسے کے اس میں کوئی شک نہیں کے اللہ نے آپ کے بچوں تک رزق پہنچانے کا سبب آپکو بنایا ہے،
لیکن اصل میں یہ اللہ ہی ہے جو آپ کے جسم میں اتنی توانای ڈالتا ہے کہ آپ کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں ورنہ اگر اللہ نہ چاہے تو بچے تو کیا خود بندا اپنے لیے بھی نہ کما سکے،
اور پھر کمانے کے بعد وہ کون ہے جس نے آپ کے دل میں یہ بات ڈالی کے ان پیسوں سے اپنے بچوں کی پرورش کرو؟
یقیناً اللہ ہی ہے،
.کیوں کے بہت سے ایسے لوگ ہے جو اپنے پیسے بچوں پہ نہیں لگاتے بلکہ عیاشیوں پہ اُڑھاتے ہیں،
اسلئے جو رب آپکو رزق دے رہا ہے اور آپ کو سبب بنا کر آپکے بچوں تک رزق پہنچا رہا ہے،

وہ اُس کے لیے بھی بندوبست کرلیگا۔

آخری گزارش:

ان احادیث و قرآنی آیات کو عقل پہ مت پرکھے، بلکہ اللہ اور اسکے رسول کی باتوں کی حکمت اکثر ہمیں نظر نہیں آتی لیکن اس کے فوائد بعد میں ظاہر ہوتے ہے۔ جیسے اگر عقل کو استعمال کرکے آپ زکواۃ کا حکم دیکھے تو سراسر اپنے مال کا نقصان نظر آئے گا، لیکن اس کے فوائد صرف وہی لوگ محسوس کرتے ہیں جو اس حکم میں عقل کی بجائے اپنے رب کی مان کر زکواۃ دیتے ہیں۔ اگر عقل پہ دینی احکامات کو پرکھنا شروع کردے تو سود جائز، خنزیر وغیرہ کا کھانا بھی جائز ہوجایگا کیوں کے عقل کی مناسبت سے انکے فوائد ہی نظر آتے ہیں،

جب نبی (علیہ سلام) معراج پہ گئے تو ابو جہل نے اسکا انکار کیا کیوں کے یہ واقعہ عقل کے خلاف تھا، لیکن جب یہی بات حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بتائی گئی تو انہوں نے عقل کو پس پشت رکھ کر یقین کرلیا۔

اب فیصلہ آپکا،

ابو جہل کی سنّت پہ عمل کرنا ہے یا حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی ؟